145627 ـ مریض والدہ کی دیکھ بھال کرنے والا شخص شادی کرنا چاہتا ہے

سوال

میں چوبیس برس کا ہوں اور میری والدہ بہت زیادہ بوڑھی ہے، جب میں دس برس کا تھا تو والد صاحب فوت ہو گئے تھے، چھ بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹا ہوں میرے سب بہن بھائی شادی شدہ ہیں، لیکن میری شادی نہیں ہوئی جس کی بنا پر والدہ میرے ساتھ ہی رہتی ہیں.
والدہ ضعیف اور کمزور اور مریض ہیں، اور انہیں دیکھ بھال کی اشد ضرورت ہے، میں اپنی استطاعت کے مطابق والدہ کا خیال کرتا ہوں، لیکن انہیں مزید دیکھ بھال کی ضرورت ہے مشکل یہ ہے کہ میرا بڑا بھائی مصر ہے کہ میں والدہ کو اپنے ساتھ ہی رکھوں کیونکہ میری شادی نہیں ہوئی.
اصل حقیقت یہ ہے کہ بھائیوں پر بھابھیوں کو دباؤ ہے اور وہ میری والدہ کو اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہتیں، اس لیے مجھے اکیلے ہی ہر وقت والدہ کے پاس رہنا پڑتا ہے، مجھے اس کی تو کوئی پریشانی نہیں کیونکہ اس سے مجھے اجر عظیم حاصل ہو رہا ہے.
لیکن جیسا کہ معلوم ہے کہ ایك آدمی توعورت کے حق کو پورا نہیں کر سکتا جس طرح دوسری عورت کر سکتی ہے اور پھر عورتیں ایك دوسری کا حال بھی جانتی ہے جو مرد کے علم میں نہیں، میرے پاس اس کا ایك اور حل بھی ہے کہ میں شادی کر لوں، لیکن مجھے خدشہ ہے کہ میری بیوی بھی کہیں بھابھیوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے یہ نہ کہنا شروع کر دے کہ باقی کو چھوڑ کرصرف میرے ذمہ ہی تو آپ کی والدہ کی خدمت کرنا فرض نہیں ؟!
یا پھر میں کوئی ایسی بیوی تلاش کروں جو میری والدہ کی خدمت کرنے پر راضی ہو لیکن اس میں وہ خوبصورتی و جمال نہ پایا جائے جو میں پسند کرتا ہوں یا ایك مرد تلاش کرتا ہے، مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں کوئی بھی لڑکی قبول کر لوں جو میری والدہ کی خدمت اور دیکھ بھال کے مقابلہ میں کچھ شروط بھی رکھے اور مجھے وہ قبول کرنا پڑیں.
اور میں اپنے بھائیوں کو اس کے متعلق بتاؤں اور آپس میں والدہ کی دیکھ بھال کو تقسیم کر لیں، یا اس سلسلہ میں کیا ہونا چاہیے ؟
اس کے ساتھ ساتھ مجھے یہ معلوم نہیں کہ ان کا رد عمل اور جواب کیا ہوگا، آیا وہ تسلیم کریں یا نہیں اور اگر نہ مانیں تو پھر ان کے ساتھ معاملات کیسے ہوں ؟
برائے مہربانی مجھے اس سلسلہ میں کوئی نصیحت اور راہنمائی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں.

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

الله سبحانه و تعالى سے دعا ہے كہ وہ بيمار والدہ كى خدمت اور ديكھ بھال كرنے پر آپ كو اجر عظيم سے نوازے، اچھے اور عزت والے بچوں كى صفت يہى ہے كہ وہ اپنے والدين كى خدمت كرتے ہيں، اور يہ عمل ايسا ہے جو اللہ كے ہاں كبھى ضائع نہيں ہوگا.

اور پھر اس عمل كا اثر بھى اچھا اور مبارك ہے ان شاء اللہ آپ كو اس كا پھل دنيا و آخرت دونوں ميں نظر آئيگا، ليكن شرط يہ ہے كہ آپ يہ عمل خالصتا اللہ كے ليے كريں، اور اپنى والدہ كے ساتھ حسن سلوك كے ساتھ پيش آتے رہيں، اس سے پيچھے مت ہٹيں.

بڑھاپے كى حالت ميں والدين كے ساتھ حسن سلوك كى وصيت كے بارہ ميں معلومات حاصل كرنے كے ليے آپ سوال نمبر (49719) كے جواب كا مطالعہ كريں.

دوم:

اگر كوئى عورت نہ ملے جو والدہ كى ديكھ بھال كر سكتى ہو مثلا آپ كى بہن يا بھابھى تو پھر آپ كے ليے والدہ كى طہارت و لباس كے متعلق ديكھ بھال كرنے ميں كوئى حرج نہيں كيونكہ آپ اسے شرعى ضرورت كى بنا پر كر رہے ہيں.

مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام سے درج ذيل سوال كيا گيا:

ميرى بہن شادى شدہ ہے اور اللہ كى قدرت كے ميرى بہن كے سسر كو فالج ہو گيا ہے اور وہ صاحب فراش ہے اپنے بستر سے اٹھنے كى سكت نہيں ركھتا، ميرى بہن ہى اس كى ديكھ بھال كرتى ہے، اور ان كے پاس كوئى ملازمہ بھى نہيں، بلكہ وہى اسے دھوتى اور ليٹرين ميں لے كر جاتى ہے اور اس كا لباس تبديل كرتى ہے، كيا وہ ميرى بہن كا محرم شمار ہوتا ہے يا نہيں ؟

كميٹى كے علماء كرام كا جواب تھا:

" اگر اس كى ديكھ بھال كے ليے كوئى مرد نہيں تو بہو كے ليے ضرورت كى بنا پر اپنےسسر كى ديكھ بھال كرنا جائز ہے ليكن وہ شرمگاہ پر پردہ ضرور ركھے، اور اس كے پيچھے سے اسے دھوئے اور اپنے ہاتھ پر دستانہ يا پھر لفافہ چڑھا لے كيونكہ اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اپنی استطاعت کے مطابق اللہ کا تقوی اختیار کرو انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (24 / 424).

سوم:

آپ کی شادی کے سلسلہ میں ہم آپ کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ کسی مومن اور عفت و عصمت اور اطاعت و فرمانبردار عورت کو اختیار کریں جو آپ کی ذات کے حقوق کا خیال رکھے.

رہا آپ کی والدہ کا معاملہ اور آپ کی بیوی کا اس کی دیکھ بھال کرنا اس سلسلہ میں عرض ہے کہ آپ جس دن رشتہ دیکھیں اور شادی کا پیغام دیں اسی دن سے آپ شادی میں یہ شرط رکھیں کہ والدہ کی دیکھ بھال کرنا ہوگی، تا کہ بعد میں کوئی چھپاؤ نہ رہے، بلکہ ابتدا سے ہی واضح ہو کہ بیوی نے آپ کی والدہ کی دیکھ بھال کرنی ہے.

اور آپ کی بیوی کو آپ کی بھابھیوں سے کوئی تعلق نہیں کہ وہ آپ کی والدہ کی خدمت کرتی ہیں یا نہیں، اگر وہ آپ کی اس سلسلہ میں مدد و معاونت کریں تو الحمد للہ، اور اگر وہ اس کی مدد نہیں کرتیں تو پھر دوسروں کا آپ کی والدہ کے حق میں کوتاہی کرنا یہ عذر نہیں بن سکتا کہ آپ کی بیوی بھی آپ کی والدہ کی خدمت نہ کرے اور وہ بھی اس کے حق میں کوتاہی کی مرتکب ہو.

حالانکہ اصل میں آپ کی بیوی پر آپ کی والدہ کی خدمت کرنا واجب اور ضروری نہیں، لیکن اگر آپ شادی میں یہ شرط رکھتے ہیں اور وہ یہ شرط قبول کر کے آپ سے شادی کرتی ہے تو پھر یہ شرط اس پر آپ کی والدہ کی خدمت اور دیکھ بھال لازم کریگی.

یہ تو آپ کی بیوی کے اعتبار سے ہے، لیکن آپ کے متعلق یہ ہے کہ آپ کو علم ہونا چاہیے کہ اصل میں آپ کی والدہ کی خدمت آپ پر فرض ہے، اس لیے آپ اس سارا بوجھ اپنی بیوی پر مت ڈالیں، چاہے آپ شادی میں اس کی شرط بھی رکھیں اور وہ قبول بھی کر لے.

بلکہ آپ پر واجب اور ضروری ہے کہ آپ حسب استطاعت اس سلسلہ میں اپنی بیوی کی معاونت کریں، اور یہ معاملہ آپس میں تعاون و مدد کے ساتھ حل کریں، تو اللہ تعالی آپ دونوں پر اپنی مدد نازل کرتے ہوئے آپ کو توفیق دیگا اور اس سلسلہ میں آپ کے لیے آسانی پیدا فرمائیگا.

ہو سکتا ہے آپ کے بھائیوں کو بھی اس سے شرم آئے یا پھر ا نکی بیویوں کو شرم آئے یا وہ بھی خیر و بھلائی کی رغبت کرتے ہوئے آپ کی بیوی کے ساتھ والدہ کی خدمت میں شریك ہو جائیں، اور اسی طرح آپ کی بہن بھی والدہ کی خدمت کرنے لگے.

پھر یہ کوئی ضروری نہیں کہ جو آپ کی شرط قبول کرے وہ آپ کو ملنے والی پہلی عورت ہو، جیسے بھی اتفاق ہو اور جس حال میں بھی ہو؛ بلکہ یہ ممکن ہے کہ آپ اس عورت میں دین و امانت کے ساتھ ساتھ آپ کے حالات کو بھی قبول کرنے والا پائیں، اور اس کے ساتھ ساتھ معقول جمال و خوبصورتی اور مرغوب صفات بھی پائیں.

اور ہو سکتا ہے وہ دین پر عمل کرنے والی ہو اور آپ کی والدہ کی خدمت کو اجروثواب حاصل کرنے کی غرض سے قبول کر لے، اور اپنے خاوند کے گھر والوں کی خدمت سمجھتے ہوئے اجروثواب حاصل کرنے کی کوشش کرے.

مزید آپ سوال نمبر (130314) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

چہارم:

آپ کے لیے اس حالت میں آپ کی والدہ کا مساج کرنا جائز نہیں کیونکہ ممکن ہے یہ کام عورتیں کریں، چاہے وہ آپ کی بہن ہو یا پھر بیوی یا یا بھابھیاں یا کوئی دوسری عورت چاہے اجرت کے ساتھ ہی.

کیونکہ مساج کے لیے ایسی جگہ منکشف کرنا پڑتی ہے جسے منکشف نہیں کرنا چاہیے، یا پھر مرد اسے مس نہیں کر سکتا، چاہے خاوند کے علاوہ کوئی محرم ہی کیوں نہ ہو.

واللہ اعلم .